غیر شادی شدہ کے لیے قربانی کا حکم

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2803

تاریخ اجراء: 15 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 22 جون 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ غیر شادی شدہ لڑکا یا لڑکی ہو اور ان کے پاس اپنی کمائی کا پیسہ ہو تو کیا ان پر بھی قربانی لازم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں غیر شادی شدہ لڑکا یا لڑکی اگر عاقل و بالغ ہیں اور صاحب نصاب بھی ہیں تو ان پر بھی قربانی واجب ہو گی، کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لیے شادی شدہ ہونا ضروری نہیں بلکہ مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم اور صاحب نصاب ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: قربانی واجب ہونے کا نصاب یہ ہے کہ جس شخص کی ملکیت میں حاجت اصلیہ (یعنی وہ چیزیں جن کی انسان کو زندگی گزارنے میں حاجت رہتی ہے، جیسے رہائش گاہ، خانہ داری کے وہ سامان جن کی حاجت ہو، سواری اور پہننے کے کپڑے وغیرہ ضروریاتِ زندگی) سے زائد اور قرض سے فارغ، ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا سونا چاندی نصاب سے کم ہوں، لیکن جس قدر ہیں، ان دونوں کو ملا کر یا سونے یا چاندی کو کسی دوسرے مال کے ساتھ ملا کر، اُن دونوں کی مجموعی قیمت عید الاضحی کے ایام میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، یوں ہی حاجت اصلیہ سے زائد اگر کوئی ایسی چیز مِلکیت میں ہو، جس کی قیمت تنہا یا سونے یا چاندی کے ساتھ ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، تو وہ نصاب کا مالک ہے اور اُس پر قربانی واجب ہے۔

چنانچہ بہار شریعت میں ہے: ”قربانی واجب ہونے کے شرائط یہ ہیں۔ (1) اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں، (2) اقامت یعنی مقیم ہونا، مسافر پر واجب نہیں، (3) تونگری یعنی مالک نصاب ہونا یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوۃ واجب ہوتی ہے، (4) حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہٰذا عبادات مالیہ اس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے

شرط نہیں۔ عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے، اس کے لیے بلوغ شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اوس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اوس کا باپ اپنے مال سے قربانی کریگا۔ ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے اور نہ اوس کی طرف سے اوس کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔" (بہار شریعت، ج03، حصہ15، ص332، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net